سوموار | 7-اپریل 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون 213029

CPL 61

جلد 47-82 نمبر 75 | سوموار 28 ذیقعدہ ۔ 1417ھ 7 شہادت 1376ہش 7 اپریل 1997ء

جہاں تک ہو سکے اپنے نفسوں کا بار بار مطالعہ کرو

میری بار بار یہی نصیحت ہے کہ جہاں تک ہو سکے اپنے نفسوں کا بار بار مطالعہ کرو۔ بدی کا چھوڑ دینا یہ بھی ایک نشان ہے اور خدا تعالیٰ ہی سے چاہو کہ وہ تمہیں توفیق دے کیونکہ (-) قویٰ بھی اس نے ہی پیدا کئے ہیں۔ پھر میں ایک اور نقص بھی دیکھتا ہوں بعض لوگ تھک جاتے ہیں۔ میرے پاس ایسے خطوط آتے ہیں جن میں لکھنے والوں نے ظاہر کیا کہ ہم چار سال یا اتنے سال تک نماز پڑھتے رہے دعائیں کرتے رہے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ایسے لوگوں کو میں مخنث سمجھتا ہوں۔ تھکنا نہیں چاہئے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بعض لوگ حکومت سے بظاہر اطمینان اور سیری حاصل کرتے ہیں۔ بعض کی تسکین اور سیری کا موجب ان کا مال اور عزت ہو جاتی ہے۔ اور بعض اپنی خوبصورت اور ہوشیار اولاد و احفاد کو دیکھ دیکھ کر بظاہر مطمئن کہلاتے ہیں، مگر یہ لذت انواع و اقسام کی لذات دنیا انسان کو سچا اطمینان اور سچی تسلی نہیں دے سکتیں۔ بلکہ ایک قسم کی ناپاک حرص کو پیدا کر کے طلب اور پیاس کو پیدا کرتی ہیں۔ استسقاء کے مریض کی طرح ان کی پیاس نہیں بجھتی۔ یہاں تک کہ ان کو ہلاک کر دیتی ہے۔ مگر یہاں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ نفس جس نے اپنا اطمینان خدا تعالیٰ میں حاصل کیا ہے۔ یہ درجہ بندے کے لئے ممکن ہے۔ اس وقت اس کی خوشحالی باوجود مال و منال کے دنیوی حشمت اور جاہ و جلال کے ہوتے ہوئے بھی خدا ہی میں ہوتی ہے۔ یہ زر و جواہر' یہ دنیا اور اس کے دھندے' اس کی سچی راحت کا موجب نہیں ہوتے۔ پس جب تک انسان خدا تعالیٰ ہی میں راحت اور اطمینان نہیں پاتا' وہ نجات نہیں پا سکتا' کیونکہ نجات اطمینان ہی کا ایک مترادف لفظ ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 69)

اللہ تعالیٰ فخر کرنے اور دوسروں کو ذلیل سمجھنے سے ناراض ہوتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

دیکھو یہی ساہنسی جو آج کل مارے مارے پھرتے ہیں جن کی عورتیں اور بچے ہر جمعہ کو اس بیت الذکر کے دروازوں پر تم سے بھیک مانگتے ہوئے تمہارے لئے عبرت کا نمونہ بن کر بیٹھے ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق پرانی روایات سے ثابت ہے کہ ہندوؤں کے آنے سے پیشتر اس ملک کے یہی مالک اور بادشاہ تھے۔ جب ان کی حکومت ہوتی تھی تو یہ بھی کسی قوم سے نفرت کرتے اور اسے حقیر سمجھتے اور نیچ ذات بتاتے ہوں گے۔ مگر آج جو ان کی حالت ہے وہ تم دیکھ رہے ہو۔ کیا تم جس شخص کو ادنیٰ سے ادنیٰ بھی خیال کر سکتے ہو وہ گوارا کرے گا۔ کہ وہ ان کو لڑکی دینا تو الگ رہا ان کی لڑکی لے۔ اسی قسم کی اور کئی قومیں ہیں۔ مثلاً نٹ وغیرہ۔ ایک زمانہ تھا کہ یہ اس ملک کے بادشاہ تھے۔ اپنی حکومت و سلطنت پر فخر کرتے تھے۔ اپنے زیردستوں کو ذلیل و حقیر سمجھتے تھے۔ لیکن اب دیکھو۔ دنیا ان کو کیا سمجھتی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فخر کرنے اور دوسرے کو ذلیل سمجھنے سے سخت ناراض ہو جاتا ہے۔ اور وہ باتیں جن کے باعث کوئی قوم یا کوئی انسان دوسروں کو تنگ کرنے اور ذلیل کرنے کے لئے فخر کرے۔ چھین لیتا ہے اور پھر ایسے رنگ میں سزا دیتا ہے کہ جس کا کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔

جہاں خدا تعالیٰ کی مخلوق کو حقیر کرنے کے لئے فخر کرنا خطرناک اور نہایت بری بات ہے وہاں تکبر اور عیب چینی بھی نہایت ہی برے افعال ہیں۔ کیونکہ ان سے فتنے بڑھتے ہیں۔ دیکھو مذہبی تاریخ میں سب سے پہلا گناہ اباؤ استکبار ہی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایک کو بلند کیا۔ اور دوسرے کو کہا کہ تم اس کی اطاعت کرو۔ مگر اس نے انکار اور تکبر کیا اس لئے وہ کافر یعنی ناشکرا ہو گیا۔ حالانکہ اس کو شرم کرنی چاہئے تھی۔ اور سوچنا چاہئے تھا کہ اگر مجھ کو کوئی رتبہ حاصل ہے تو وہ کس نے دیا ہے۔ اسی نے جو اب اطاعت اور فرمانبرداری کا حکم دے رہا ہے۔ پھر اسے دیکھنا چاہئے تھا کہ یہ رتبہ مجھے کسی اپنی محنت اور کوشش سے حاصل نہیں ہوا۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور احسان کے طور پر دیا ہے۔ پھر میں کون ہوں۔ جو اس رتبہ کے باعث دوسرے کو اپنے سے کمتر سمجھوں اور اس کی اطاعت سے انکار کردوں۔ جس کی نسبت خدا تعالیٰ حکم دے رہا ہے مگر اس نے اباء و استکبار سے کام لیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ خدا نے اسے ذلیل اور خوار کر دیا۔ اس نے اپنے تئیں آدمؑ کے مقابلہ میں بڑا جانا اس لئے ذلیل کیا گیا۔ اس نے آدمؑ کو حقیر سمجھا۔ مگر خدا نے اسے بلند کر دیا۔

(از خطبہ 16 مارچ 1917ء)

دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نصرت جہاں اکیڈمی میں شعری نشست

○ ربوہ یکم اپریل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں مورخہ 30 مارچ 1997ء کو شام پانچ بجے سے سات بجے تک ایک شعری نشست کا اہتمام کیا گیا۔ اس کی صدارت محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل نے کی سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم لیئق احمد عابد صاحب نائب وکیل المال اول تحریک جدید نے ادا کئے۔ تقریب کا آغاز تلاوت سے ہوا جو مکرم ملک منصور احمد عمر مربی سلسلہ نے کی۔ بعد ازاں اکیڈمی کے بچوں نے حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی نظم مشترکہ طور پر ترنم سے سنائی۔ اس کے بعد شعراء نے اپنا کلام پیش کیا۔ جن شعراء نے اپنے اشعار سنائے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ لیئق احمد عابد' رشید احمد تنویز' سید اسرار احمد توقیر' اعظم نوید' اکبر فانی' رانا سلیم اختر' میاں محمد یوسف' اشرف کنول' انور ندیم علوی' راجہ نذیر احمد ظفر' عبدالسلام ظافر۔ عطاء المنان طاہر۔ یوسف سہیل شوق' اکرم محمود' مبارک احمد عابد' چوہدری شبیر احمد' سلیم شاہجہانپوری' چوہدری محمد علی' اور مولانا نسیم سیفی صاحب آخر میں اکیڈمی کے پرنسپل محترم خالد گورایا صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ مقصوداں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا بشیر احمد صاحب دارالنصر وسطی مورخہ 97-3-14 بعمر تقریباً 50 سال بوجہ کینسر وفات پا گئیں۔ مورخہ 97-3-15 کو بیت الاحمد میں ان کا جنازہ پروفیسر جامعہ احمدیہ محترم محمد دین صاحب ناز نے بعد فجر پڑھایا اور عام قبرستان میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا ناز صاحب نے ہی دعا کرائی۔ موصوفہ مکرم شوکت محمود سابق کارکن دفتر صدر صاحب عمومی کی خوشدامن اور مکرم محمد دین صاحب ناز کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

7- شہادت 1376 ہش   7 - اپریل 1997ء

حسنِ ظن - اور سوءِ ظن

حسن ظن اور سوء ظن میں سوچ کے لحاظ سے تو بہت تھوڑا سا فرق ہے۔ انسان کو سوچنے کی طاقت دی گئی ہے اور وہ سوچتا ہے۔ ہر بات کے متعلق سوچتا ہے۔ اس کے ماحول میں کوئی واقعہ ہو جاتا ہے تو طرح طرح کے خیالات اس کے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ وہ کبھی کسی کے متعلق کچھ کہتا ہے کبھی کسی کے متعلق کچھ۔ اس کی اپنی کوئی چیز گم ہو جاتی ہے یا ضائع ہو جاتی ہے یا چوری ہو جاتی ہے تو وہ سوچتا ہے کہ آخر اس کا کون ذمہ دار ہے اور یہی سوچ اس کو اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ وہ کسی شخص کا نام لے۔ کسی شخص کے متعلق اپنے دل میں یقین پیدا کرلے کہ وہ بات فلاں شخص نے کی ہے۔ سوچ سے انسان بچ نہیں سکتا۔ سوچ اچھی ہو یا بری ہو بہرحال سوچ ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو حسن ظن اور سوء ظن میں ایک بہت بڑا فرق ہے۔ جو انسان کو فوری طور پر سوء ظن سے محفوظ رکھنے کا باعث بن جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ حسن ظن تو اس بات کا نام ہے کہ آپ کے دل میں خیال آیا کہ فلاں کام فلاں نے کیا ہو گا ہو سکتا ہے اسی نے کیا ہو' ہو سکتا ہے اس نے نہ کیا ہو۔ لیکن جب آپ کے دل میں یہ خیال آئے کہ فلاں شخص نے یہ کام کیا ہے' چاہے اس نے کیا ہو یا نہ کیا ہو اور آپ یقین کے ساتھ اس کے متعلق یہ بات کہنے لگیں اور ارادہ آپ کا یہ ہو کہ آپ اس کو ذلیل کریں گے۔ آپ کے دل میں غصہ ہے کہ آپ کو نقصان پہنچا ہے۔ آپ کے ذہن میں کسی شخص کا نام آیا ہے جس نے ہو سکتا ہے کہ آپ کو نقصان پہنچایا ہو۔ آپ اس کا نام لیتے ہیں اور اس رنگ میں نام لیتے ہیں کہ اس کو ذلیل کیا جائے۔ آپ کو اپنے دل میں یقین بھی ہو تو ضروری نہیں کہ آپ کی بات سچی ہو۔ غلط بھی ہو سکتی ہے۔ پھر جس شخص کے متعلق آپ بات کر رہے ہیں ہو سکتا ہے کہ وہی مجرم ہو لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ مجرم نہ ہو۔ جب تک یہ بات پایہ ثبوت تک نہ پہنچ جائے کہ واقعی فلاں شخص نے یہ کام کیا ہے اس کی عزت بحال رہنی چاہئے۔ وہ آپ جیسا ہی انسان ہے۔ اگر آپ اپنی عزت پر حرف نہیں آنے دینا چاہتے تو اسے کیوں ذلیل کرتے ہیں کل کو اگر یہ بات ثابت ہو گئی کہ اس نے یہ کام کیا ہی نہیں تھا تو سوچئے کہ آپ کی کیا کیفیت ہو گی۔ آپ نے الزام لگایا۔ الزام کی تشہیر کی۔ اور اس تشہیر میں اس کی تذلیل کو بھی مطمح نظر بنا لیا۔ لوگ آپ کے متعلق کیا سمجھیں گے۔ بلکہ اگر آپ خود سوچیں گے تو آپ بھی اپنے متعلق کیا سمجھیں گے۔

پس حسن ظن اور سوء ظن میں یہ ایک بہت بڑا فرق ہے۔ حسن ظن پر آپ کو کبھی ندامت نہیں ہو گی۔ آپ کسی کے متعلق اچھی ہی بات سوچتے ہیں۔ اگر آپ کسی پر الزام لگاتے بھی ہیں تو اس رنگ میں کہ اگر وہ غلط ثابت ہو جائے۔ تو آپ کی عزت پر حرف نہ آئے۔ آپ کی گرفت نہ کی جائے۔ اگر آپ یہ کہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ یہ بات فلاں شخص نے کی ہے لیکن کہیں اس رنگ سے کہ فلاں بات تو کسی نے بھی کی' ہو سکتا ہے شاید فلاں نے کی ہو۔ تو اگر بات سچی ثابت ہو جائے تو نتیجہ آپ کے حق میں نکلا اور اگر بات جھوٹی ثابت ہو جائے تو آپ نے کوئی تحدی تو نہیں کی تھی۔ آپ کو برا بھلا نہیں کہا جائے گا۔ آپ کی سوچ پر گرفت نہیں کی جائے گی اور آپ کی عزت پر دھبہ نہیں آئے گا۔ اس کے بالمقابل اگر آپ نے کسی پر الزام لگایا اور اس حد تک الزام لگایا اور اس رنگ میں اس الزام کو بیان کیا کہ گویا آپ کی نیت ہی یہ ہے کہ اس کو اب ذلیل کر دیا جائے۔ یہ بات سوء ظن ہے۔ اور سوء ظن گناہ کے زمرے میں آتا ہے۔ ظن اور حسن ظن گناہ کے زمرے میں نہیں آتا اگرچہ بظاہر ان دونوں میں تھوڑا سا فرق ہے لیکن غور کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ فرق زمین آسمان کا ہے۔ حسن ظن کے بغیر یا ظن کے بغیر تو انسان انسان ہی نہیں کہلا سکتا۔ آخر حیوان اور انسان میں یہ بھی تو ایک فرق ہے کہ جس طرح انسان سوچ سکتا ہے اس طرح حیوان سوچ نہیں سکتے۔ سوچنے پر وہ مجبور ہے۔ اس کے دل میں مختلف خیال آ سکتے ہیں۔ اور ان خیالات میں سے کسی ایک خیال کو وہ زیادہ اہمیت بھی دے سکتا ہے۔ لیکن خیالات کو خیالات کی حد تک رکھا جائے تو یہ ظن حسن ظن میں شامل ہے اور اگر اس پر اصرار کرتے ہوئے دوسرے شخص کی عزت پر ہاتھ ڈال دیا جائے اور اسے ذلیل کرنے کی کوشش کی جائے تو یہ سوء ظن بن جاتا ہے۔ اور سوء ظن نہ صرف انسان آپس میں کرتے ہیں بلکہ آپس میں کرتے ہوئے آگے بڑھ کر خدا تعالیٰ پر بھی سوء ظن کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی صفات کے خلاف باتیں کرتے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کیا کرتا ہے لیکن جو کچھ وہ کرتا ہے اس کے متعلق اچھا سوچنے کی بجائے برا سوچتے ہیں۔ بعض اوقات اپنے نقصان پر خدا تعالیٰ کو متہم کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی خدا کو لا کر خدا ہی کے نام پر ان باتوں کا اظہار کیا جاتا ہے۔ ٹھوکر لگتی ہے۔ خدا نے لگوائی ہے۔ فیل ہو گیا ہے خدا نے فیل کر دیا ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کو ان باتوں سے کیا غرض۔ خدا تعالیٰ تو اپنی مخلوق کے لئے بھلائی کی باتیں کرتا ہے۔ وہ ٹھوکر کیوں لگائے گا۔ وہ کسی کو فیل کیوں کرے گا۔ پس جب ہم خدا تعالیٰ کے متعلق یہ سوچتے ہیں کہ اس نے ایسا کیا ہے تو اگرچہ سوچنے کا تو ہمیں حق ہے لیکن اچھی بات سوچنے کا حق ہے۔ سوء ظن کرنے کا نہیں اور پھر خدا تعالیٰ کے متعلق یہ کہنا کہ اس نے ہمارے یہ نقصان کئے ہیں یہ تو ایک رنگ میں خدا تعالیٰ کی وقعت کو اپنے اور دوسروں کے دلوں میں کم کرنے والی بات ہے۔ اور یہ بات کسی طرح بھی نیکی میں شامل نہیں ہو سکتی۔ برائی ہے اور ایسی برائی جسے گناہ کہا جا سکتا ہے اور گناہ بھی بہت بڑا۔

پس یہ بات ہمیں ہمیشہ سوچتے رہنا چاہئے کہ ہم نے اپنی سوچ کو کیا ڈھب دیا ہے۔ کس راستے پر چلایا ہے۔ کسی کے لئے بلاوجہ نقصان کا باعث تو نہیں بنایا کسی کی عزت پر تو ہاتھ نہیں ڈالا گیا۔ کسی کو ذلیل کرنے کی کوشش میں تو اس سوچ کو استعمال نہیں کیا گیا۔ اگر ہم ایسا کریں تو ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے سوء ظن سے بچ سکتے ہیں۔ یعنی ایک بہت بڑے گناہ سے بچ سکتے ہیں۔ گناہ بھی ایسا جو انفرادی نہیں بلکہ اجتماعی ہے۔ کیونکہ جب کسی کو ذلیل کیا جاتا ہے تو معاشرہ بھی اس سے متاثر ہوتا ہے۔

پس آیئے ہم حسن ظن اور سوء ظن کو صحیح رنگ میں سمجھنے کی کوشش کریں۔ یہ نہیں کہ اپنی سوچ کو روکیں۔ بلکہ یہ کہ اپنی سوچ سے کسی کو بلاوجہ نقصان پہنچانے اور اس کو ذلیل کرنے سے باز آئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے۔ آمین

آپ کی ہستی پہ ہم کو فخر ہے اور ناز ہے
آپ کا تشریف لانا باعثِ اعزاز ہے
کِھل اٹھا ہے آج تو الفضل کا ہر کارکن
یہ محبت ان کے اخلاص و وفا کا راز ہے

حضرت میاں جان محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ 4 اپریل 1997ء کو دفتر الفضل میں تشریف لائے۔

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں

جماعت اس زمانہ میں ایک عظیم الشان ابتلاء کے دور سے گزر رہی ہے۔ میں اس ابتلاء کو عمداً عظیم الشان کہہ رہا ہوں غلطی سے نہیں۔ شاید کسی کو عظیم الشان کی بجائے اس پر دردناک دور کے لفظ کا اطلاق زیادہ مناسب نظر آئے لیکن جب ہم (کلام الٰہی) پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ (صاحب ایمان) پر جتنے بڑے ابتلاء آتے ہیں اتنے ہی وہ زیادہ عظیم الشان ہوتے ہیں۔ گو درد کے بھی بے شمار پہلو ساتھ لئے ہوئے ہوتے ہیں لیکن ان دکھوں کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ماں اپنے بچے کی پیدائش کی تکلیف سے گزرتی ہے۔ پیدائش کی تکلیف تو تھوڑے عرصے کی تکلیف ہوتی ہے اور ماضی میں رہ جاتی ہے۔ لیکن خدا اسے سعید بخت اور خوش نصیب بیٹا عطا فرمائے تو ہمیشہ ہمیش کے لئے اس کی سعادتیں مستقبل میں آگے آگے چلتی ہیں وہ اس بیٹے کی زندگی کے ساتھ ختم نہیں ہو جاتیں بلکہ ان سعادتوں کو اور آگے بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ پس (صاحب ایمان) کی زندگی کا ابتلاء بھی کچھ ایسی ہی صورت رکھتا ہے کہ اگرچہ دکھوں کے ایک دور میں سے (صاحب ایمان) کو لازماً گزرنا پڑتا ہے لیکن یہ دور اس کے لئے بہت ہی عظیم الشان دور ثابت ہوتا ہے کیونکہ وہ اس کے لئے نہ ختم ہونے والی اور عظیم الشان سعادتیں اور برکتیں پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔...... درد بھی ایک قوت ہے اور اس قوت کو آپ جس طرح چاہیں استعمال کر سکتے ہیں' جس قسم کے خیالات چاہیں اس کے ذریعہ اخذ کر سکتے ہیں اور جس قسم کے اعمال پیدا کرنا چاہیں اس کے نتیجہ میں پیدا بھی کر سکتے ہیں۔ آج جب کہ یہ درد مختلف قلوب اور ذہنوں کے پیمانوں میں ڈھل رہا ہے تو خیالات بھی مختلف رنگ میں پیدا ہو رہے ہیں اور ان کے نتیجہ میں اعمال بھی مختلف طرح سے ظہور میں آرہے ہیں۔

ایک رجحان یہ دیکھا گیا ہے کہ بکثرت احمدیوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہو رہا ہے کہ ہمیں عددی اکثریت کب نصیب ہوگی اور عددی غلبہ کب میسر آئے گا۔ یہ درست ہے کہ خدا تعالیٰ الٰہی جماعتوں سے عددی غلبے کے بھی وعدے فرماتا ہے اور عددی اکثریت بھی نصیب فرماتا ہے لیکن جب ہم (کلام الٰہی) پر غور کرتے ہیں تو خدا کے نزدیک عدد کی کوئی بھی قیمت دکھائی نہیں دیتی۔ عدد کی بجائے خدا کے نزدیک کیفیت کی قیمت ہے۔ اور کیفیت کی قیمت کا یہ حال ہے کہ بعض دفعہ چند لوگوں کی خاطر اور بعض دفعہ ایک وجود کی خاطر کل عالم کو بھی ہلاک کر دیا جائے تو خدا تعالیٰ کے ہاں جو قیمتیں مقرر ہیں اس لحاظ سے کوئی بھی نقصان کا سودا نہیں ہو گا۔ خدا کی اقدار کے پیمانوں کے لحاظ سے یہ فیصلہ بالکل درست اور مناسب ہو گا۔

وہ تین جو تقویٰ کے مضمون سے متعلق ہیں جو میں نے الگ الگ سے منتخب کر کے تلاوت کی ہیں ان میں یہی مضمون بیان ہوا ہے یعنی یہ کہ ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہئے' ہماری سوچوں کو کون سا رخ اختیار کرنا چاہئے' ہمارے اعمال کو کن صورتوں میں ڈھلنا چاہئے' یہ ساری باتیں (کلام الٰہی) کی ان تین میں بیان کی گئی ہیں۔ چنانچہ (— — —) میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔(— — — —)تو یہ اعلان کر دے کہ خبیث یعنی گندا اور ناپاک ہرگز طیب یعنی پاکیزہ کے برابر نہیں ہو سکتا یعنی ناپاک کسی پہلو سے بھی طیب کی برابری کا دعویٰ نہیں کر سکتا (-) خواہ تجھے خبیث کی تعداد کی کثرت اچھی بھی لگے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ بات بھی (یعنی ناپاک کا اپنے آپ کو طیب کے برابر سمجھنا) اس کی اچھی نہیں اور تعداد کے لحاظ سے بھی خبیث کو جو اکثریت حاصل ہے اس میں بھی حسن کا پہلو کوئی نہیں' وہ طیب کی قلیل تعداد کے مقابل پر کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ (-) پس اپنی قدر و قیمت بڑھانے کی طرف توجہ کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کا معیار بڑھاؤ کیونکہ یہی وہ چیز ہے جو خدا کی نظر میں کوئی قیمت رکھتی ہے۔ یہ تقویٰ ہی ہے جو خدا کی نظر میں پیارا ہے' یہ تقویٰ ہی ہے جس کے مقابل پر خدا کی نگاہ میں ہر دوسری چیز ہیچ ہے' تقویٰ اختیار کرنے کی تعلیم اس لئے دی جا رہی ہے تاکہ تم پھر فلاح پاؤ اور نجات دہندوں میں شمار کئے جاؤ۔

پس وہ احمدی احباب خصوصاً وہ جن کے دل میں بار بار حسرت پیدا ہو رہی ہے کہ کاش ہمیں عددی اکثریت جلد حاصل ہو جائے ان کو میرا یہ پیغام ہے کہ عددی اکثریت کی بجائے وہ اپنے معیار تقویٰ کو بڑھانے کی طرف توجہ کریں۔ تاہم جہاں تک عددی اکثریت کا تعلق ہے (کلام الٰہی) میں اس کے وعدے بھی موجود ہیں لیکن عددی اکثریت کی حیثیت سے نہیں بلکہ صاحب تقویٰ لوگوں کی تعداد میں اضافے کی حیثیت سے۔ - - - - یہ تمنا ایک پاکیزہ تمنا ہے' یہ تمنا یقیناً (کلام الٰہی) کے مطابق ہے۔ لیکن اگر

آپ مقابل کے جوش میں یا ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی تمنا میں محض عددی اکثریت پر نظریں لگا کر بیٹھ جائیں تو یہ کوئی اچھا سودا نہیں ہو گا اور اس طرح گویا آپ نے موجودہ ابتلاء کی صحیح قیمت وصول نہیں کی۔ اس لئے احباب کو چاہئے کہ وہ اپنی توجہ کو قیمتوں اور قدروں پر مرکوز رکھیں اور یہ فیصلہ کریں کہ ہم ہر قربانی کے بدلے خدا کے فضلوں کی صورت میں سب سے زیادہ قیمت وصول کریں گے۔......

پھر (کلام الٰہی) میں تیسری جگہ اسی مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(-) اس میں بعض توہمات کا ازالہ فرمایا گیا ہے۔ فرمایا جب (صاحب ایمان) کو یہ کہا جاتا ہے کہ تقویٰ کا معیار بڑھانے میں ہی تمہاری کامیابی ہے اور خبیث کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ طیب ہی ہے جو خدا کی نگاہ میں اہمیت رکھتا ہے اس لئے تقویٰ بڑھانے کی طرف توجہ کرو تو طبعاً انسانی کمزوری کے نتیجہ میں دل سے آواز اٹھتی ہے کہ ہمارے دل کا تقویٰ باہر کسی نے کیا دیکھا ہے کیونکہ جہاں تک دشمن کا تعلق ہے اسے کیا پتہ کہ ہمارے دلوں نے اس دور میں کیا کچھ سیکھا ہے اور کیا کچھ کمایا ہے۔ وہ تو تمسخر کے ساتھ ہم پر ہنستا ہوا اور ہمارا مذاق اڑاتا ہوا یہاں سے رخصت ہو گا اور ہم لوگ اس خیال سے کہ ہمیں تقویٰ نصیب ہو گیا ہے اندرونی طور پر اپنی فتح کے شادیانے تو بجا رہے ہوں گے لیکن باہر ان شادیانوں کی کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی ہو گی ایسی صورت میں جہاں تک غیر کا تعلق ہے اسے اپنی شکست کا کوئی احساس نہیں ہو گا اس لئے ایسی فتح اگر عظیم بھی ہو تو لذت بخش اور تسکین بخش نہیں ہو سکتی اس وہم کے جواب میں خدا تعالیٰ یہ فرماتا ہے (-) کہ اگر تم خدا کا تقویٰ اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تمہیں نمایاں طور پر چمکنے والا ایک نشان عطا فرمائے گا اور ایسا امتیازی نشان دے گا کہ غیر اسے دیکھے گا اور اس کے رعب سے مرعوب ہو جائے گا یعنی جس طرح سورج چڑھ جاتا ہے ویسے ہی فرقان نصیب ہو گا۔ جس طرح (کلام الٰہی) ایک فرقان کے طور پر نازل ہوا ہے اور اپنی ذات میں ہمیشہ کے لئے غلبے کا نشان رکھتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ تمہیں فرقان عطا فرمائے گا جو حق اور باطل میں تفریق کرنے والا یعنی نمایاں امتیاز پیدا کرنے والا نشان ہو گا جس سے غیر مغلوب ہو جائیں گے اس لئے یہ فکر مت کرو کہ تمہاری اندرونی تبدیلی کے نشان کو غیر نہیں دیکھیں گے۔ خدا کی تقدیر باہر بھی نشان ظاہر کرے گی اور تمہارے اندر بھی نشان پیدا کرے گی اور آفاق میں بھی نشان ظاہر کرے گی جو تمام دنیا کو نظر آئے گا۔ اور پھر معاً بعد اصل مضمون کی طرف توجہ پھیر دی کہ محض تماش بینی کے لئے خدا تعالیٰ یہ عظیم الشان ابتلاء جاری نہیں فرمایا کرتا اس کا اصل مقصد یہ ہے کہ (-) تمہاری اصل بھلائی اور تمہارا اصل فائدہ اس بات میں ہو گا کہ وہ تمہاری برائیاں دور کر دے گا اور پہلے جو برائیاں کر چکے ہو ان سے صرفِ نظر فرمائے گا اور ان کو بخش دے گا اللہ تعالیٰ بہت ہی بڑے اور عظیم الشان فضلوں والا ہے۔ پس ابتلاء کے نتیجہ میں

اگر صبر اور تقویٰ اختیار کیا جائے تو ذوالفضل العظیم خدا کی رحمتوں کے نیچے آنے سے اس کی اصل حقیقت ظاہر ہوتی ہے اس لئے ابتلاء کے ایسے دور جو ذوالفضل العظیم خدا سے انسان کا تعلق باندھ دیں اور پھر اس کی رحمتوں اور برکتوں اور رضا کی آنکھ کے نیچے انسان کو لے آئیں تو یقیناً وہ عظیم الشان ابتلاء کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔

تقویٰ کیا ہے اس مضمون پر میں نے گزشتہ سے پیوستہ خطبہ جمعہ میں کچھ کہنا شروع کیا تھا اور خیال تھا کہ اس سلسلہ کو آگے بڑھاؤں گا لیکن پھر درمیان میں بعض ایسی اطلاعات آئیں کہ وقتی طور پر اس مضمون کو چھوڑنا پڑا۔ اب پھر آج میں اسی مضمون کو پکڑتا ہوں اور جہاں چھوڑا تھا وہاں سے شروع کرنے کی بجائے از سرنو اس مضمون کا آغاز کر رہا ہوں تاہم اس کے جو حصے بیان ہو گئے ہیں وہ دوبارہ بیان نہیں ہوں گے۔ ویسے اس مضمون سے تعلق رکھنے والے بعض پہلو ابھی تشنہ ہیں۔ ان پر میں بعد میں روشنی ڈالوں گا۔ (اللہ نے چاہا تو)۔

(از خطبہ 21- مارچ 1986ء)

ooo

ایک اچھی بات

جو شخص دیکھے کہ اعلانیہ خرچ کرنے اور خیرات دینے یا چندوں میں شامل ہونے سے اس کے نفس کو مزا بھی آتا ہے اور ریا پیدا ہوتی ہے تو اس کو چاہئے کہ ریاکاری سے دست بردار ہو جائے اور بجائے اعلانیہ خرچ کرنے کے خفیہ طور پر خرچ کرے۔

شیخ عبدالقادر صاحب (سوداگر مل) اپنی کتاب حیات نور میں لکھتے ہیں۔

گناہ سے بچنے کے ذرائع

فرمایا۔ (حضرت امام جماعت الاول نے) میں نے کئی ایک بزرگوں سے خود دریافت کیا ہے کہ انسان گناہ سے کس طرح بچ سکتا ہے۔ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نے فرمایا کہ انسان موت کو یاد رکھنے سے بچ جاتا ہے۔ ایک میرے استاد میرے پیر تھے۔ جن سے میں بیعت بھی تھا اور ان کا نام عبدالغنی تھا انہوں نے فرمایا کہ جو انسان ہر وقت خدا تعالیٰ کو سامنے رکھتا ہے وہ بچ جاتا ہے۔

مرزا صاحب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی میرے پیر ہی تھے۔ ان سے بھی میں نے بیعت کی ہوئی تھی۔ ان سے میں نے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آدمی بہت کثرت سے استغفار کرنے سے بچ سکتا ہے۔ مدت کی بات ہے ایک مرتبہ میرے دل میں ایک گناہ کا ارادہ ہوا۔ یہاں تک میرا نفس شریعت میں جواز کے حیلے بہانے تلاش کرنے لگا۔ تب میں نے یہ علاج کیا کہ چھوٹی چھوٹی حمائلیں کلام الٰہی کی لے کر اپنے سامنے اور اردگرد ایسے مقاموں پر لٹکا دیں جہاں سے جلد جلد میری نظر پڑتی رہے۔ اور اپنی جیبوں میں بھی میں نے رکھ لیں جب اس گناہ کا میرے دل میں خیال پیدا ہوتا تو ان حمائلوں میں سے کسی ایک کو دیکھتا اور کہتا کہ دیکھ تو اس کتاب پر ایمان لایا ہے اور پھر اس قسم کا خیال تیرے دل میں آتا ہے۔ پھر فرمایا کہ ایسا کرنے سے مجھے شرم آجاتی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ خیال میرے دل سے دور کر دیا۔

حضرت امام جماعت الاول کے ارشادات سے پتہ چلتا ہے کہ گناہ سے بچنے کے کئی علاج ہیں۔ موت کو یاد رکھنا' کلام الٰہی کو پاس رکھنا' کثرت استغفار کا تو آپ نے یہاں ذکر کیا ہے۔

پھر اسی صفحے پر آگے چل کر آپ فرماتے ہیں کہ الصادقین پر عمل اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرنا بھی گناہ سے بچنے کے ذرائع میں سے ہیں غرض کسی شخص پر ایک بات زیادہ اثر کرتی ہے اور کسی پر دوسری۔ انسان اگر کوشش میں لگا رہے تو آخر کامیاب ہو ہی جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے عبادالرحمٰن کی ایک تعریف یہ فرمائی ہے کہ (-) جب وہ انفاق یعنی خرچ کرتے ہیں تو یہ دو باتیں ان کے مدِ نظر ہوتی ہیں اول یہ کہ (-) خرچ کرنے میں اسراف نہیں کرتے دوئم (-) بخل نہیں کرتے۔ مال کو جمع نہیں کرتے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانیؓ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ مبارک احمد -واشنگٹن امریکہ

مکرم مرزا عطاء الرحمان صاحب

حق رفاقت کی ادائیگی انسانیت کی ایک اہم ذمہ داری ہے بالخصوص ایسے رفیق کی جس نے لمبا عرصہ اپنی رفاقت سے نوازا ہو۔ مکرم مرزا عطاء الرحمان صاحب جو چند ماہ پہلے اس دنیا فانی سے رخصت ہوئے ان کی فوتیدگی کی اچانک خبر سے خاکسار کو صدمہ ہوا۔ اپنے قلب و روح کو اطمینان دلایا۔ ربوہ میں ان کی وفات ہوئی خبر ملتے ہی ان کی رفیقہ حیات عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ اور ان کی صاحبزادی روحی سے بذریعہ فون تعزیت کی۔ اس وقت یہی ممکن تھا۔

یوں تو مکرم مرزا عطاء الرحمان صاحب سے بچپن سے قادیان کے قیام کے دوران سے واقفیت تھی۔ مکرم مرزا صاحب حضرت بھائی برکت علی صاحب کے بڑے بیٹے تھے۔ محلہ دارالعلوم میں ابتداء میں حضرت بھائی صاحب اور ان کے اہل وعیال کا قیام تھا۔ بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول سے قادیان قصبہ کی طرف آتے ہوئے جو سڑک تھی اس کے دائیں طرف چار کوارٹر انجمن کے تھے ان میں سے سڑک والی طرف کے کوارٹر میں ہمارا قیام تھا۔ بائیں طرف سڑک کے چند مکانات تھے قریب ہی ان میں سے ایک مکان میں حضرت بھائی جی کا مکان تھا۔ روزمرہ کا ملنا جلنا اور ایک دوسرے کو دیکھنا تھا۔ مکرم مرزا عطاء الرحمان صاحب ان کے بڑے بیٹے تھے یہ بھی نظروں کے سامنے رہتے۔ حضرت بھائی جی کے علاوہ ان دنوں بہت سے بزرگ رفقاء بھائی جی کہلاتے تھے۔ مثلاً حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب۔ حضرت بھائی ڈاکٹر محمود احمد صاحب حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی وغیرہ ہر بزرگ احمدی دراصل اپنے آپ کو ایک دوسرے کا بھائی ہی سمجھتا۔ بالخصوص ایسے بزرگ جن کا ذکر اوپر کیا ہے یہ سب "بھائی" کے پیارے لقب سے ملقب تھے بلکہ کئی اور بھی دوست ایک دوسرے کو ان دنوں بھائی کہہ کر پکارتے دیانت سوڈا واٹر فیکٹری کے مالک مولوی عبدالباسط صاحب کے والد محترم جو بعد میں قادیان میں بطور درویش مقیم ہو گئے۔ ان کو بھی اس وقت ہم سب بھائی عبدالرحیم کہہ کر پکارتے۔ بھائی کا سرنام ان دنوں خاص طور پر معروف اور مقبول تھا۔ خاکسار جب ایسٹ افریقہ گیا تو وہاں اکثر احمدیوں کو ایک دوسرے کو بھائی جی کہتے سنا۔ ڈاکٹر فضل دین صاحب ڈاکٹر لعل دین صاحب کو بھائی جی کہہ کر پکارتے اور یہ انہیں بھائی جی کہہ کر پکارتے۔ جنجہ میں بھائی محمد حسین صاحب کھوکھر تھے سب دوست ان کو بھائی جی کہہ کر پکارتے تھے۔ حضرت بھائی برکت علی صاحب کے متعلق خاکسار کو یاد آ رہا ہے کچھ عرصہ آپ مدرسہ احمدیہ میں بطور معلم واستاد بھی تعلیم دیتے رہے۔ بہت دعاگو اور بزرگ سیرت تھے۔ مکرم مرزا عطاء الرحمان صاحب اپنے اس بزرگ والد کے بیٹے تھے اور ابتدائی ایام اور جوانی کے آغاز سے نیکی کی طرف باوجود کھلنڈرے ہونے توجہ تھی۔ عبادات میں بہت باقاعدہ۔ اور کبڈی کے خاص کھلاڑی سمجھے جاتے۔ جوانی کے شروع میں ہی نیروبی مشرقی افریقہ روزگار کی تلاش میں چلے گئے اور فوج میں بھرتی ہو گئے۔ کچھ عرصہ فوجی بنے رہے اور پھر اس ملازمت سے فراغت پاکر نیروبی سے اسی میل دور مگاڈی سوڈا کمپنی جو امپریل کمپنی کا ادارہ تھا۔ اس ادارہ میں ملازم ہو گئے۔ اس ادارہ میں بالعموم احمدی دوست ملازم تھے۔ مکرم ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب۔ مکرم ڈاکٹر شاہ نواز صاحب مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے بعد دیگر اس ادارہ میں طبی خدمات انجام دیتے رہے۔ ان کے علاوہ کئی دیگر کاموں کے سلسلہ میں احمدی دوست یہاں ملازم تھے ان میں سے ایک مکرم مرزا عطاء الرحمان صاحب بھی تھے۔ کئی سال اس سوڈا کمپنی میں ملازم رہے۔ اور بفضل خدا لیاقت دیانت اور وفاداری سے ملازمت کے فرائض انجام دیئے۔ اس ادارہ کے قیام کے دوران اکثر بلکہ بالعموم جب بھی رخصت ہوتی تو نیروبی آجاتے خاص طور پر ہر اتوار نیروبی شہر میں ان کا آنا ہوتا۔ اور بیت الذکر میں جماعت کے احباب سے ملتے۔ سالہا سال ان کا یہ معمول رہا۔ اس دوران اپنے چندے باقاعدگی سے ادا کرتے رہے۔ اور جماعتی تحریکات میں اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لینا اپنی سعادت سمجھتے ان کے نیک نمونہ اور نیروبی آکر اس عاجز کے مشن ہاؤس میں آکر سلسلہ کے اخبارات اور دیگر لٹریچر کا مطالعہ کرنا اور ضروری مناسب حال کاموں میں ہاتھ بٹانا ان کا دستور رہا۔

ان کے اس نیک اور شریفانہ طور طریقوں کو دیکھ کر بعض دوستوں کے دل میں ان کی شادی کرانے کا خیال پیدا ہوا۔ چنانچہ یاد آتا ہے حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب ان کے رشتہ کے بارہ میں مکرم بھائی شیر محمد صاحب قریشی سے' جو نیروبی میں خاصے تاجر تھے اور ان کا اپنا درزی خانہ تھا اور اپنے بھائیوں کے ساتھ ان کا کاروبار مشترک تھا۔ پرانے اور مخلص احمدی تھے۔ ان کی کئی بیٹیاں تھیں ان سے بات کی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور مکرم مرزا عطاء الرحمان صاحب کا رشتہ مکرم بھائی شیر محمد صاحب کی بیٹی عزیزہ رضیہ سے ہو گیا۔ عزیزہ رضیہ بفضل خدا گھریلو اور سگھڑ بیٹی تھی۔ اس نے ہر طرح مرزا صاحب کا خیال رکھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کئی بیٹیاں دیں۔ جو اب بفضل خدا اپنے اپنے گھروں میں خوشی کی زندگی بسر کر رہی ہیں اور آباد اور شاد باد ہیں تین کینیڈا میں۔ ایک لاہور میں اور ایک انگلستان میں ہے۔ مکرم مرزا عطاء الرحمان صاحب کے ہاں اگرچہ نرینہ اولاد نہ تھی مگر ان کی ساری بیٹیاں کسی طرح بھی نرینہ اولاد سے خدمت اور معاونت کے لحاظ سے کسی طرح بھی کم نہ تھیں۔ بفضل خدا سب سوائے ایک آدھ کے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ اور جو اعلیٰ تعلیم نہ حاصل کر سکیں وہ دیگر کئی امور میں ہر طرح سگھڑ اور قابل اپنے خاوندوں اور بچوں کی تربیت اور خدمت اور گھریلو اور جماعتی تعلق میں ایک دوسرے سے بڑھ کر اپنی ذمہ داریاں ادا کرتی رہتی ہیں۔ عزیزہ رضیہ جو مرزا صاحب کی بیگم ہیں نیروبی کے قیام کے دوران ان کا ہمارے ساتھ خاص تعلق رہا اور ہر ضرورت کے وقت معاونت کا فریضہ انجام دیتی رہیں۔ خاکسار ان کے حسن سلوک کو ہمیشہ یاد رکھتا ہے۔ مکرم مرزا صاحب جب مگاڈی کی ملازمت سے ریٹائر ہوئے تو ان کا آنا جانا قادیان بھی رہا اور بعد میں ربوہ میں بیت قمر کے سامنے مکان بھی تعمیر کرلیا۔ نیروبی اور مشرقی افریقہ کے دیگر دوست آزادی کے بعد برٹش شہری ہونے کے باعث بڑی بھاری تعداد میں لندن اور انگلستان کے دوسرے شہروں میں آ کر آباد ہو گئے۔ مکرم مرزا صاحب بھی لندن آ گئے۔ دیگر رشتہ دار بھی لندن آ گئے۔ ان کے داماد مکرم ڈاکٹر ولی شاہ صاحب ان کے والد مکرم ڈاکٹر اقبال شاہ صاحب یہ سب لندن آکر بفضل خدا اچھے انداز میں خوشحالی کے ماحول میں رہنے لگے۔

1979ء میں خاکسار کو انگلستان جماعتی ذمہ داریوں کے سلسلے میں حضرت امام جماعت الثالث نے بھجوایا۔ ناشکری ہو گی اگر عاجز مکرم مرزا عطاء الرحمان صاحب کا ذکر نہ کرے۔ یہ لندن میں تھے جماعتی کاموں میں خاکسار کی امداد کرنے کے سلسلہ میں باقاعدہ ایک کارکن کی طرح روزانہ بیت لندن کے دفتر میں تشریف لاتے تمام مفوضہ فرائض انجام دیتے۔ اور بشاشت دیانت اور محنت اور فرمانبرداری سے خاکسار کا جماعتی کاموں میں ہاتھ بٹاتے۔ باقاعدہ جماعتی اجلاسوں میں اور دیگر کارروائیوں میں شریک ہوتے بعد میں خاکسار کے انگلستان سے امریکہ تبدیل ہونے پر مکرم مرزا صاحب کا زیادہ آنا جانا ربوہ ہو گیا۔ سردیوں میں ربوہ اور گرمیوں میں اپنے طور پر لندن آجاتے ان کی بیگم کا بھی یہی طریق رہا۔ لندن آکر باقاعدہ اجتماعوں میں اور جماعتی مساعی میں شریک ہوتے۔

مکرم مرزا صاحب کو اللہ تعالیٰ نے کئی اور خصوصیات سے بھی نوازا تھا۔ خود صدقات و خیرات بھی کرتے لیکن اپنے اعزاء اور اقرباء کو بھی اس کار خیر کی طرف ہمیشہ توجہ دلاتے رہتے۔ اور غریب پروری کی خاص تلقین کرتے۔

عیادت اور تعزیت کرنے میں ہمیشہ کوشاں رہتے بلکہ بعض دفعہ اپنے ساتھ کسی نہ کسی عزیز کو یا ہمسایہ کو بیماروں کی تیمارداری کرنے کے لئے لے جاتے اور پھر ان کے لئے موقعہ ملتا تو دوستوں میں ان کی صحت کے لئے دعا کی بھی درخواست کرتے۔

میرے عزیز بھائی شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل ان کے ربوہ میں ہمسایہ تھے اور ہمسائیگی کے تعلقات کو احسن طور پر انجام دینے کا ہمیشہ ان کا رویہ رہا۔ اکثر میرے عزیز بھائی مکرم مرزا صاحب کی خوبیوں اور ان کی نیک روی کا ذکر کرتے۔ زبان اور بات کے کھرے تھے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء کا ذکر خیر اکثر کرتے اور ان کے خاص خاص حالات بھی بیان کرتے۔ ان کے عزیزوں نے بتایا کہ وفات سے ایک دو روز قبل بیت قمر میں جو مکرم مرزا صاحب کے گھر کے عین سامنے واقع ہے۔ دوستوں سے ایسے رنگ میں خطاب کیا کہ گویا الوداعی خطاب ہے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس دنیا فانی سے رخصت ہونے کی اطلاع مل چکی ہے۔ دوست ان کا خطاب سن کر حیران ہوئے اور جب واقعہ میں دوسرے یا تیسرے دن ان کی وفات ہوئی تو مزید حیرت میں مبتلا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے اپنے پیاروں کو ضروری تیاری کا موقع بھی دے دیتا ہے۔

مکرم مرزا صاحب کی پانچ بیٹیاں ہیں۔ جیسا کہ عرض کر چکا ہوں بفضل خدا سب کی سب اپنے گھروں میں خیروعافیت سے خوشحالی کی زندگی بسر کر رہی ہیں۔ مکرم مرزا صاحب کو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی برکت عطا کی کہ ان کے ایک بھائی مکرم مرزا لطف الرحمان صاحب سلسلہ عالیہ کے مربی ہیں اور خدمت سلسلہ میں ایک لمبے عرصہ سے مصروف ہیں اور ان کے دوسرے ایک بھائی مرزا منور احمد صاحب قادیان میں درویشی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اور ایک بھائی کینیڈا میں ہیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ان پر خاص فضل ہوا کہ وفات کے وقت وہ ربوہ میں تھے۔ بزرگان سلسلہ نے ان کا جنازہ ادا کیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ان کی وفات کی خبر سن کر ان کے عزیزوں سے جو لندن میں مقیم تھے تعزیت کی اور فرمایا ان کا انجام بخیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ ان کی مغفرت فرمائے۔ ان کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہو۔ 25 دسمبر 1914ء کو ان کی پیدائش ہوئی اکیاسی (81) سال عمر پاکر اس دنیا فانی سے رخصت ہوئے۔ کیا بھلا آدمی تھا۔

○○○

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

جبکہ ایک صاحب ایمان سب باتوں پر خدا تعالیٰ کو مقدم کر لیتا ہے تب اس کا خدا کی طرف رفع ہوتا ہے۔ اور وہ اسی زندگی میں خدا تعالیٰ کی طرف اٹھایا جاتا ہے۔ اور ایک خاص نور سے منور کیا جاتا ہے۔ اس رفع میں وہ شیطان کی زد سے ایسا بلند ہو جاتا ہے کہ پھر شیطان کا ہاتھ اس تک نہیں پہنچ سکتا۔ ہر ایک چیز کا خدا تعالیٰ نے اس دنیا میں بھی ایک نمونہ رکھا ہے اور اسی کی طرف اشارہ ہے کہ شیطان جب آسمان کی طرف چڑھنے لگتا ہے ایک شہاب ثاقب اس کے پیچھے پڑتا ہے۔ جو اس کو نیچے گرا دیتا ہے۔ ثاقب روشن ستارے کو کہتے ہیں۔ اس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو سوراخ کر دیتی ہے۔ اور اس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو بہت اونچی چلی جاتی ہو۔ اس میں حالت انسانی کے واسطے ایک مثال بیان کی گئی ہے جو اپنے اندر ایک نہ صرف ظاہری بلکہ ایک مخفی حقیقت بھی رکھتی ہے۔ جب ایک انسان کو خدا تعالیٰ پر پکا ایمان حاصل ہو جاتا ہے تو پھر اس کا خدا تعالیٰ کی طرف رفع ہو جاتا ہے۔ اور اس کو ایک خاص قوت اور طاقت روشنی عطا کی جاتی ہے۔ جس کے ذریعے سے وہ شیطان کو نیچے گرا دیتا ہے۔ ثاقب مارنے والے کو بھی کہتے ہیں۔ ہر ایک صاحب ایمان کے واسطے لازم ہے کہ وہ اپنے شیطان کو مارنے کی کوشش کرے۔ اور اسے ہلاک کر ڈالے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید منصور احمد بشیر- مربی سلسلہ

افریقہ کی حقیقی تصویر

مجھے مربی سلسلہ کے طور پر افریقہ کے دو معروف حصوں یعنی مغربی اور مشرقی افریقہ کے تین ممالک میں پندرہ سال سے زائد کام کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ یہاں ان ممالک اور قوموں کے بعض دلچسپ حالات زندگی کا ذکر مقصود ہے۔

افریقہ کا خیال آتے ہیں دنیا کے ہر حصہ میں رہنے والے لوگوں کا خیال اس طرف مبذول ہوتا ہے کہ افریقن لوگ یعنی سیاہ افریقہ کے رہنے والے ہر لحاظ سے پسماندہ ہیں اور کسی طرح بھی ان کی ترقی کے کوئی امکانات نہیں ہیں۔ وہ خواہ کتنی ہی ترقی کریں قوموں کی دوڑ میں آگے نہیں آسکتے۔ میں نے خود وہاں پندرہ سال گزارنے کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اس خیال میں کوئی حقیقت نہیں۔ اس کے ثبوت میں یہاں چند امور بیان کرنا چاہتا ہوں۔

باہمی ہمدردی کسی بھی قوم کی ترقی کا انحصار جن امور پر ہوتا ہے ان میں ایک یہ بھی ہے کہ اس کے افراد ایک دوسرے کے لئے کتنی قربانی کرسکتے ہیں۔ اس حقیقت کو پیش نظر رکھ کر اگر افریقن قوم کے متعلق بحیثیت مجموعی دیکھا جائے تو اس بات کو ماننے میں کسی کو بھی شک نہیں ہوسکتا کہ یہ قوم بہت جلد عروج کی منزلوں کو طے کرے گی اور اقوام عالم میں بہت بلند مقام حاصل کرے گی۔ افریقن لوگ فطرتاً صلح جو اور ایک دوسرے کے لئے دل میں نرم گوشہ رکھتے ہیں ایک دوسرے کو ملنے پر سلام و دعا کرنا اور اس پر مبالغہ کی حد تک عمل کرنا عام ہے۔ اس کے لئے اکثر اوقات لمبا وقت صرف کرتے اور ایک دوسرے کے جواب اور جواب الجواب کے طور پر سلام کرتے اور حال احوال پوچھتے رہتے ہیں۔

غریب بھائیوں کی مدد کرنے کا جذبہ بھی افریقن اقوام میں دوسری اقوام کے مقابلہ میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ خاکسار نے افریقہ میں پندرہ سالہ قیام کے دوران یہ بات کثرت سے مشاہدہ کی کہ شہروں میں رہنے والوں کے پاس ان کے دوسرے رشتہ دار جو دیہات یا قصبات میں رہتے ہیں اپنے بچے تعلیم کی غرض سے بھجوا دیتے ہیں۔ ان بچوں کی خوراک کے علاوہ ان کے کپڑوں اور تعلیم کی ذمہ داریاں بھی جس حد تک ممکن ہو پوری کرتے ہیں۔ اس لئے اکثر افریقن دوستوں سے جب بات چیت ہوتی تو وہ کہتے کہ ہماری فیملی Extended یعنی پھیلی ہوئی ہے۔ اپنے افریقہ کے قیام کے دوران بیسیوں بلکہ سینکڑوں ایسی Extended Familes کے متعلق مجھے معلوم ہوا اور ان سے تعارف حاصل ہوا۔

کلام الٰہی کا معیار سیادت اللہ تعالیٰ کے کلام میں بنی اسرائیل کی تاریخ کا ایک واقعہ بیان ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ افرادی یا قومی سیادت کے لئے علمی اور جسمانی طاقت ہی حقیقی معیار ہے۔ افریقن قوم میں اب علم کے لئے گہری امنگ پائی جاتی ہے اور علم کا کثرت سے رواج ہو رہا ہے۔ جسمانی طاقت پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو وافر عطا کی ہے اسکا ثبوت یہ ہے کہ اولمپک کھیلوں کے دوران اتھلیٹکس میں جو دوسری کھیلوں کے مقابلہ میں جسمانی طاقت کا حقیقی معیار ہوتا ہے افریقن کالے نوجوان دوسرے کھلاڑیوں کے مقابلہ میں کثرت سے انعامات جیتتے ہیں۔ افریقن نوجوانوں کا ذہنی معیار بھی کسی قوم سے کم نہیں ہمارے بعض ڈاکٹر جو نصرت جہاں سکیم کے تحت افریقہ میں احمدی ہسپتالوں میں وقف کرکے جاتے ہیں انہوں نے خود مجھے بتایا کہ افریقن ڈاکٹروں کی اپنے مضمون پر گرفت ہمارے اپنے ڈاکٹروں سے کسی لحاظ سے کم نہیں ہوتی بلکہ بعض لحاظ سے زیادہ ہی ہوتی ہے۔

یوگنڈا میں خاکسار کو 1988ء سے 1997ء تک آٹھ سال کے قریب رہنے اور سینکڑوں دیہات میں جانے کا موقعہ ملا۔ میں نے دیکھا کہ کوئی شاذ ہی ایسا گاؤں ہوگا جہاں پرائمری سکول نہ ہو۔ اسی طرح دیہاتی علاقہ کی سب کاؤنٹی جو کہ سب تحصیل کے برابر ہوتی ہے اس میں ایک یا ایک سے زائد سیکنڈری سکول ضرور ہوتے ہیں۔ اس بات کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب ہم اس حقیقت کو مد نظر رکھیں کہ یوگنڈا نیم پہاڑی علاقہ ہونے کی وجہ سے پاکستان کی طرح گنجان آباد نہیں۔ یوگنڈا کا رقبہ پاکستان سے اندازاً نصف ہے لیکن آبادی صرف دسواں حصہ یعنی ڈیڑھ کروڑ کے قریب۔ یہی حال باقی افریقن ممالک کا ہے۔

وسعت قلبی اور ذہنی رواداری

وسعت قلبی اور ذہنی رواداری بھی کسی قوم کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے اور رواداری کے لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے افریقنوں کو اس خلق کا وافر حصہ عطا فرمایا ہے۔ آپ کو کثرت سے وہاں ایسی فیملیز ملیں گی جن میں کچھ افراد عیسائی ہیں تو کچھ مسلمان اور کچھ مشرک یا Pagans اور لادین۔ سیرالیون میں تو ہم نے دیکھا کہ عید کی رات اور اسی طرح کرسمس پر رات بھر مسلمان اور عیسائی ملکر گلیوں میں خوشی مناتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں مذہبی شدت پسندی بہت کم ہے۔ جب بھی انہیں دلیل سے کسی مذہب کی حقانیت پر یقین ہو جائے تو پھر وہ خاندانی یا قبائلی تعصب کی وجہ سے اسے قبول کرنے سے انکار نہیں کرتے۔

سادہ طرز زندگی افریقہ کے ہر حصہ میں جو ایک اچھی بات مشترک ہے وہ انکا سادہ طرز زندگی ہے۔ انکی خوراک اور لباس میں اپنی مخصوص قسم کی سادگی پائی جاتی ہے۔ خوراک میں خاص طور پر۔ افریقن لوگ ہمیشہ ایسی خوراک استعمال کرتے ہیں کہ جس میں ہماری طرح چٹپٹا پن بالکل نہیں پایا جاتا۔ مصالحہ وغیرہ برائے نام استعمال کرتے ہیں۔ اگرچہ گوشت۔ مچھلی۔ انڈے وغیرہ انکی من بھاتی غذا ہے۔ کھانے کے ساتھ میٹھی ڈش کے نام سے وہ واقف نہیں۔ پھل بھی کافی استعمال کرتے ہیں۔

1970ء میں حضرت امام ثالث اپنے مغربی افریقہ کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ جب آپ سیرالیون پہنچے تو وہاں کے گورنر جنرل کو حضرت صاحب نے کھانے پر بلایا۔ کھانے کے آخر پر ان کی خدمت میں ایک سویٹ ڈش پیش کی گئی جو حضرت صاحب کی بیگم صاحبہ نے خاص طور پر تیار کی تھی۔ باوجود اس کے کہ حضرت صاحب نے اصرار فرمایا۔ انہوں نے اس ڈش میں سے کچھ بھی نہ لیا بلکہ اسے چکھا تک نہیں خاکسار پندرہ سال تک مشرقی اور مغربی افریقہ کے تین ملکوں سیرالیون۔ گھانا۔ یوگنڈا میں رہا اور سینکڑوں افریقن گھروں میں جانے کا موقعہ ملا۔ انہوں نے ہمیشہ اپنی روایتی مہمان نوازی کا ثبوت دیا لیکن ایک دفعہ بھی مجھے یاد نہیں کہ انہوں نے کوئی مصالحہ دار یا چٹپٹا کھانا تیار کیا ہو یا کوئی سویٹ ڈش تیار کی ہو۔ چونکہ وہ سادہ مگر اچھا کھانا کھاتے ہیں اس لئے ان کی صحتوں کا یہ بھی ایک راز ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ افریقہ میں پاکستان کے مقابلہ میں کھانے پینے کی چیزوں میں ملاوٹ بہت ہی کم ہے۔

ملبوسات کے معاملہ میں بھی افریقن کسی خاص فیشن کا تتبع نہیں کرتے۔ ہمیشہ صاف لباس پہنتے ہیں لیکن جو بھی لباس میسر آئے اسے پہن لیتے ہیں اور ایک دوسرے پر اعتراض یا ہنسی مذاق بھی نہیں کرتے کہ تم نے اس قسم کا لباس کیوں پہنا اور اس قسم کا لباس کیوں نہیں پہنا۔

ان سب باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں ایک فطری سادگی پائی جاتی ہے۔ اور ہادی (دین حق) کے اسوہ (جسمیں خدا تعالیٰ نے خود گواہی دی اور آپکو کہا کہ اسے رسول اعلان کردے کہ میں تکلف کرنے والوں میں سے نہیں) کو قبول کرنے اور اپنانے کے لئے وہ فطرتی طور پر تیار ہیں۔

میں نے وہاں یہ بھی کثرت سے دیکھا کہ اگر کسی افریقن دوست کو پاکستانی لباس پیش کر دیا جاتا یا اسے خریدنے کا بھی موقعہ ملتا تو وہ بہت شوق سے اسے پہنتا۔ اس کے مقابل میں ہمیں انکا لباس پہنتے ہوئے شرم محسوس ہوتی حالانکہ ہم ان میں رہ رہے تھے۔

ایک اور واقعہ بھی اسی قسم کا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سادگی صرف غرباء میں ہی نہیں بلکہ افریقن سوسائٹی کے ہر طبقہ میں ایک جیسی پائی جاتی ہے۔ یہ 1971ء یا 1972ء کی بات ہے۔ کہ ہمارے احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن کے پرنسپل صاحب نے سیرالیون کے ہیڈ آف سٹیٹ کو اپنے سکول میں بلایا۔ سکول کے معائنہ کے بعد سٹاف روم میں انہیں چائے پیش کی گئی۔ اور ساتھ بعض خشک میوہ جات بھی۔ ان خشک میوہ جات کو کھا کر صدر مملکت کہنے لگے کہ یہ تو بہت مزیدار ہیں یہ آپنے کہاں سے حاصل کئے۔ چوہدری نذیر احمد صاحب جو ہمارے ہیڈ ماسٹر تھے نے جواب دیا کہ یہ آپکے شہر سے ہی خریدے گئے ہیں۔ دراصل اس قسم کی چیزیں بعض ہندوؤں کی سپر مارکیٹ سے ملتی تھیں اور صرف ایشین لوگ ہی انکو خریدتے اور کھاتے تھے۔

پرامن اور صلح پسند افریقن لوگ عموماً پرامن ہوتے ہیں۔ اور صلح پسندی انکی فطرت ہے۔ قبائلی تعصبات کی وجہ سے ضرور ان میں قتل وغارت ہوتی ہے۔ لیکن عام حالات میں وہ دوسرے قبائل اور قوموں سے بھی شیروشکر ہو کر رہتے ہیں۔ سیرالیون کے لوگ تو کہا کرتے تھے White man knows how to fight.

یعنی سفید فام جانتے ہیں کہ لڑا کس طرح جاتا ہے۔ سفید فام سے مراد ان کی اکثر غیر ملکی یعنی غیر افریقن ہوتی تھی۔ افریقہ میں اکثر فوجی انقلاب بھی پرامن ہوتے رہے ہیں۔

صبر و استقلال ایک وصف جو افریقن قوم کو نمایاں کرکے پیش کرتا ہے وہ انکا صبر و استقلال ہے۔ 1983ء میں خاکسار گھانا پہنچا تو اس وقت ملک میں لمبے عرصہ سے بارش نہیں ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے ملک میں قحط کی کیفیت پائی جاتی تھی اور اس انتہائی سخت قحط کے باوجود لوگ اس طرح سکون سے ان حالات میں گذارہ کر رہے تھے کہ بے اختیار ان کے لئے دل سے دعا نکلتی تھی۔ وہاں کی جماعت نے حضرت امام ثالث کو بار بار دعاؤں کی درخواست کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے استقلال اور صبر کو دیکھ کر ان پر رحم کیا اور ایک جمعہ کو جس وقت حضرت صاحب ربوہ میں جمعہ کے وقت ان کے لئے دعا کی تحریک کر رہے تھے عین اس وقت گھانا میں موسلا دھار بارش ہوئی جس کے بعد بارشوں کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا اور ان لوگوں کو ان کے صبر کا میٹھا پھل اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا۔

گہری مذہبی وابستگی تاریخ عالم بتاتی ہے کہ کسی قوم کی ترقی صرف اور صرف مذہب سے ہوتی ہے یہودیت۔ عیسائیت اور اسلام کے ماننے والوں نے اپنے متبعین کو جن بلندیوں سے ہمکنار کیا اور دنیا میں ہر قسم کی ترقی حاصل کرنے میں مدد دی اس کی مثال غیر مذہبی دنیا میں کہیں نہیں پائی جاتی۔ افریقہ میں جو لوگ بھی گئے ہیں وہ معمولی غور سے معلوم کرسکتے ہیں کہ افریقن قوم میں مذہب کی طرف شدید رجحان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائی مناد جب افریقہ پہنچے تو چونکہ افریقہ کے اکثر علاقوں میں اس وقت اسلام نہیں پہنچا تھا اس لئے انہوں نے عیسائیت قبول کرلیا۔ اور اب وہی لوگ بڑی تعداد میں اسلام قبول کر رہے ہیں۔

مذکورہ بالا تمام اوصاف اور ان جیسے بعض اور اوصاف سے یہ نتیجہ نکالنا کچھ بھی مشکل نہیں کہ افریقن قوم کا مستقبل بہت تابناک ہے اور وہ بہت جلد اپنے اس تابناک مستقبل کو حاصل کر لیں گے۔

برصغیر پاک وہند کی تقسیم سے بھی قبل گھانا جو

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

کیلیفورنیا میں اجتماعی خودکشی

خودکشی کے معاملے میں جاپان کا ذکر ہمیشہ نمایاں رہا ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ کے مذہبی انتہا پسند اس معاملے میں جاپان کو پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔

بتایا گیا ہے کہ کیلی فورنیا میں کرائے کے ایک محل سے 39 مردوں اور عورتوں کی لاشیں برآمد ہوئی ہیں۔ ان لوگوں کے بارے میں خیال ہے کہ انہوں نے اجتماعی خودکشی کی ہے۔ ان تمام افراد کی عمریں 18 سے 34 سال کے درمیان تھیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ خودکشی کی وجہ معلوم نہیں ہوسکی۔ مرنے والے ایک ہی لباس میں تھے۔ سیاہ پتلون اور ٹینس شوز اور سب کے جسموں کے بالائی حصے ایک عنابی رنگ کی چادر سے ڈھکے ہوئے تھے۔ یہ لاشیں اس محل کے مختلف کمروں میں پائی گئی ہیں۔ سب کے منہ چھت کی طرف تھے۔

بتایا گیا ہے کہ حال ہی میں ایک مذہبی گروپ نے اس مکان میں رہائش اختیار کی تھی۔ یہ گروپ اس محل نما مکان کو اپنا ٹیمپل کہتا تھا۔ مالک مکان کے وکیل کا کہنا ہے کہ کمپیوٹر باز مذہبی نوجوانوں کے اس گروپ کا نام "ورلڈ وائلڈ ڈیب ہائر سورس" تھا۔ ان نوجوانوں کا خیال تھا کہ ہم فرشتے ہیں اور کسی دوسرے سیارے سے ہمیں امریکہ میں بھیجا گیا ہے۔

اس واقعے سے ایک ہفتہ پہلے ایک سوئس مذہبی گروپ کے افراد نے کینیڈا میں اجتماعی خودکشی کی تھی۔ یہ لوگ ایک اجتماعی خودکشی کے معاہدے کے تحت جل مرے تھے۔ اس سے پہلے بھی کچھ مذہبی گروپ اجتماعی خودکشی کی حوصلہ افزائی کرتے رہے ہیں۔

امریکہ ہی میں 1993ء میں وفاقی ایجنٹوں نے ٹیکساس میں ایک ایسے ہی انتہا پسند مذہبی گروپ کے ہیڈکوارٹر پر حملہ کیا تھا تو اس کے اندر موجود 80 افراد نے اجتماعی خودکشی کرلی تھی۔ 1978ء میں ویانا کے مذہبی لیڈر جم جون کی قیادت میں 900 افراد نے اجتماعی خودکشی کرلی تھی۔

○○○

سعودی - طالبان

طالبان کے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نے کہا ہے کہ موجودہ صورت حال میں امریکی افواج کی سعودی عرب میں موجودگی غیر ضروی ہوگئی ہے۔ کیونکہ سعودی حکمرانوں کو اب عراق کے صدر صدام حسین سے کوئی خطرہ نہیں رہا۔ اس لئے اب انہیں امریکی افواج کی واپسی کے بارے میں غور کرنا چاہئے۔

سعودی حکومت کے دباؤ پر طالبان کے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نے سعودی عرب کے دہشت گرد اسامہ بن لادن کو قندھار طلب کرکے ہدایت کی کہ وہ سعودی عرب کے بارے میں اپنے رویے میں اصلاح کریں۔ کیونکہ سعودی عرب کل مسلمانوں کا مرکز ہے۔ اس پر سعودی نژاد اسامہ بن لاون نے یہ موقف اختیار کیا کہ امریکی افواج نے مقدس سعودی سرزمین کو پامال کرکے رکھ دیا ہے۔ اس پر ملا محمد عمر مجاہد نے جواب دیا کہ افغانستان پر سوویت جارحیت کے دوران ہم نے امریکہ کی انسانی بنیادوں پر فراہم کی جانے والی امداد شکریے کے ساتھ قبول کی تھی۔ اسی طرح سعودی حکومت نے بھی امریکی امداد کی ضرورت سمجھی ہوگی۔ اسامہ بن لاون نے اس پر کہا کہ موجودہ صورت حال میں جبکہ سعودی حکمرانوں کو عراق کے صدر صدام حسین سے کوئی خطرہ نہیں رہا تو امریکی افواج کی حرمین شریفین کی مقدس سرزمین پر موجودگی بلاجواز ہے۔ طالبان کے امیر المومنین نے اسامہ بن لاون سے مکمل اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ اب سعودی حکمرانوں کو امریکی افواج کی سعودی عرب کی سرزمین پر قیام کے مسئلے پر نظرثانی کرکے انہیں واپس بھجوا دینا چاہئے۔

دریں اثناء کابل میں سفارتی حلقوں کا خیال ہے کہ طالبان اسامہ بن لاون کے مسئلے پر سعودی عرب سے زیادہ سے زیادہ مراعات لینے کی حکمت عملی پر عمل پیرا ہیں۔

○○○

مشرقی بیت المقدس میں قدیم قبروں کی دریافت

اسرائیل کی حکومت مشرقی بیت المقدس کے جس علاقے میں عالم اسلام اور یورپ و امریکہ کی مخالفت مول کر جو یہودی بستیاں تعمیر کرنے کے مرحلے پر عمل کر رہی ہے' وہ کام قدیم یہودیوں کی قبریں اس جگہ دریافت ہونے سے رک گیا ہے۔ یہ قبریں قدیم زمانے کی ہیں اور یہودیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ قبریں یہودیوں کی ہیں۔ یہودی مذہب میں قبروں کی بے حرمتی جائز نہ ہونے کے سبب یہودی بستی کی تعمیر فی الحال معطل ہوگئی ہے تاہم اسرائیلی پارلیمنٹ کے رکن ہنان پوراٹ نے جن کا تعلق ایک مذہبی جماعت سے ہے اسرائیلی ریڈیو کو بتایا ہے کہ چونکہ اس کے جگہ پر اسرائیلی بستی کی تعمیر زیادہ اہم ضرورت ہے اس لئے اس بستی کی تعمیر کے لئے کوئی راہ نکال لی جائے گی۔

○○○

ڈینس راس کے مشن کی ناکامی

امریکی ایلچی برائے مشرق وسطیٰ مسٹر ڈینس راس مشرق وسطیٰ میں کشیدگی دور کرنے کے لئے جو کوششیں کر رہے ہیں۔ بظاہر وہ ناکامی سے دوچار ہوگئی ہیں۔ امریکی ایلچی نے رباط میں یاسر عرفات سے ملاقات کی اور اس کے علاوہ انہوں نے اسرائیلی عہدیداروں سے بھی ملاقات کی۔ مگر ان ملاقاتوں کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ اور جو خیال تھا کہ ڈینس راس کی بات چیت سے اسرائیلی موقف میں کوئی نرمی آجائے گی' وہ غلط ثابت ہوا۔

مسٹر راس نے اسرائیلی عہدیداروں سے اپنی آخری ملاقات میں امید کا اظہار کیا ہے کہ یہ ملاقات فائدہ مند رہی۔ تاہم انہوں نے کہا ہے کہ بات چیت دوبارہ شروع کرنے میں کچھ وقت لگے گا امریکہ کی مجبوری یہ ہے کہ خود امریکہ میں اسرائیل کی حامی یہودی لابی بے حد طاقتور ہو چکی ہے اور اب امریکہ چاہے بھی تو وہ اسرائیل کو روک نہیں سکتا۔ مسٹر یاسر عرفات اس بات چیت میں شریک ہونے کے لئے اپنا غیر معمولی دورہ مختصر کرکے رباط آئے تھے۔

○○○

چکمہ قبائل

بنگلہ دیش کے چکمہ قبائل 1971ء سے جب سے بنگلہ دیش بنا ہے بھارت اور بنگلہ دیش سے ناراض ہیں۔ اب بنگلہ دیشی حکومت نے چکمہ قبائل کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے۔ تو ان کے پانچ ہزار قبائلی افراد بنگلہ دیش واپس جانے پر رضامند ہوگئے ہیں۔

شمالی بھارت میں ایک دہائی سے زائد عرصہ تک جلاوطنی کی زندگی گزارنے والے بنگلہ دیش کے چکمہ قبائل کے 5۔ افراد پر مشتمل ایک وفد اپنے وطن پہنچ گیا ہے۔ بدھ مذہب کے پیروکاروں کا یہ وفد تری پورہ کے علاقے سے بھارتی سرحد پار کرے گا۔ بھارت میں 6 کیمپوں میں رہائش پذیر ان جلاوطنوں کی واپسی ڈھاکہ کی ایک مذاکراتی ٹیم اور چکمہ باغیوں کے درمیان 9 مارچ کو طے پانے والے ایک معاہدہ کے تحت عمل میں آرہی ہے۔

بنگلہ دیش کے قیام کے بعد چکمہ قبائل کے سربراہ راجہ تری دیو رائے وطن واپس نہیں گئے تھے اور پاکستان ہی میں قیام پذیر ہوگئے تھے۔ حکومت پاکستان نے بھی ان کو اعلیٰ سرکاری عہدہ دے دیا تھا۔ جس پر وہ دیر تک فائز رہے۔

○○○

بنگلہ دیش کا 26 واں یوم آزادی

بنگلہ دیش کی آزادی کی سلور جوبلی کے موقع پر تین بڑے سربراہان جمع ہوئے ان میں دو تو مسلمان تھے یعنی ترک صدر سلیمان ڈیمرل اور فلسطین کے صدر یاسر عرفات۔ ان کے علاوہ جو نمایاں سربراہ مملکت اس موقع کی تقاریب میں شامل ہوئے۔ ان میں جنوبی افریقہ کے صدر نیلسن منڈیلا بھی شامل ہیں۔ پاکستان کے قیام کی 50 ویں سالگرہ کے موقعہ پر ہونے والی اسلامی سربراہی کانفرنس کے خصوصی اجلاس میں شرکت کے بعد یہ سربراہان بنگلہ دیش چلے گئے تھے۔ جہاں انہوں نے بنگلہ دیش کی آزادی کی سلور جوبلی تقریبات میں شرکت کی۔

○○○

بحریہ کا تاملوں پر حملہ

سری لنکا میں زمینی فوج اور بحریہ تامل باغیوں کے خلاف مسلسل حملوں اور جوابی حملوں میں مصروف ہے۔ کبھی تامل باغی حملہ کرتے ہیں تو فوج اور بحریہ جوابی کارروائی کرتی ہیں اور کبھی فوج اور بحریہ آگے بڑھ کر تاملوں کے ٹھکانوں پر حملہ کردیتے ہیں۔ اس طرح سے جنوبی ایشیا کا یہ خوبصورت اور مختصر سا جزیرہ بدامنی اور خانہ جنگی کا شکار چلا آرہا ہے۔

تازہ واقعے کے مطابق سری لنکا کے شمال مشرقی صوبے ملاؤ میں سری لنکا کی بحریہ نے حملہ کرکے ایک سو سے زائد باغیوں کو ہلاک اور 50 کو زخمی کردیا ہے۔ اس کارروائی میں بحری فوج کی 10 کشتیاں بھی تباہ ہوگئیں۔ بحریہ نے گزشتہ روز صبح کے وقت اچانک اس علاقے پر حملہ کردیا جہاں سری لنکا کی بحریہ کا ایک ہیلی کاپٹر پراسرار طور غائب ہوگیا تھا۔ بحریہ نے زبردست کارروائی کرکے تامل باغیوں کی کشتیوں کے ایک پورے بیڑے کو ڈبو دیا۔ اس کارروائی کے دوران باغیوں کی بارہ کشتیاں تباہ کردی گئیں۔

○○○

طالبان داڑھی کی حمایت میں

افغانستان میں طالبان نے 60 سے زیادہ سرکاری ملازمین کو اس لئے برطرف کردیا ہے کہ انہوں نے داڑھیاں منڈوادی تھیں جو طالبان کے نزدیک شریعت کے خلاف حرکت تھی۔

بتایا گیا ہے کہ طالبان کے زیر انتظام افغان ائرلائنز کے تمام پائلٹوں نے داڑھیاں رکھ لی ہیں۔ وہ نماز کے پابند ہوگئے ہیں اور پگڑی بھی باندھنے لگے ہیں۔ طالبان کی عالی شوریٰ کے رکن اور فضائیہ کے سربراہ ملا اختر منصور نے بتایا ہے کہ تمام پائیلٹ شریعت کے احکامات کی پابندی کرتے ہیں انہوں نے بتایا کہ تمام ائر ہوسٹسوں کو کام کرنے سے روک دیا گیا ہے۔ تاہم انہیں کام کے بغیر تنخواہ دی جارہی ہے۔

○○○

الجزائر میں 32- افراد ہلاک

الجزائر میں مسلمان انتہا پسندوں نے دارالحکومت الجزیرہ کے شمال مشرق میں ایک گاؤں کے 32- افراد کو قتل کردیا۔ اخبار الوطن کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ حملے میں 30 کے قریب انتہا پسندوں نے حصہ لیا۔ وہ مہلک ہتھیاروں سے مسلح تھے۔ گاؤں پر حملہ رات کے وقت کیا گیا۔ تاریکی کے باعث گاؤں والے ایک دوسرے کی مدد نہ کرسکے۔

الجزائر میں حالیہ گڑبڑ اس وقت شروع ہوئی تھی جب اسلامک سالویشن فرنٹ نے عام انتخابات کے پہلے مرحلے میں کامیابی حاصل کرلی تھی اور یہ نظر آرہا تھا کہ دوسرے مرحلے میں انتخابات کے بعد اسلامک سالویشن فرنٹ کے انتہا پسند مسلمان ملک کے اقتدار پر قبضہ کرلیں گے۔ اس مرحلہ پر فوج نے مداخلت کی اور عام انتخابات کے پہلے مرحلے کو کالعدم قرار دے کر دوسرے مرحلے کا الیکشن روک دیا گیا۔ اس کے نتیجہ میں خانہ جنگی کی آگ بھڑک اٹھی اور مسلمان انتہا پسندوں نے جابجا حملے شروع کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیئے۔ فوج کی حمایت سے قائم شدہ حکومت نے جوابی کارروائیاں شروع کیں اور یوں دونوں اطراف سے لوگ قتل ہونے لگے۔ اور یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔

○○○

اسرائیلیوں اور فلسطینیوں میں جھڑپیں

بیت المقدس میں نئی اسرائیلی بستیاں بسانے کے اسرائیلی اقدام کے خلاف اسرائیلی فوجوں اور فلسطینیوں کے درمیان جھڑپیں اب غرب الاردن تک پھیل گئی ہیں۔ مغربی کنارے کے شہر الخلیل سے بھی جھڑپیں ہونے کی خبر ملی ہے۔

بی بی سی کے مطابق فوجیوں نے پتھراؤ کرنے والے فلسطینیوں پر ربڑ کی گولیاں برسائیں اور آنسو گیس استعمال کی۔ اس سے پہلے بیت اللحم میں اسرائیل کے زیر کنٹرول ایک علاقے میں دونوں فریقوں کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔ جبکہ غزہ کے علاقے میں فلسطینیوں نے اسرائیلی فوجیوں پر پٹرول بم پھینکے۔ اسرائیلی فوجیوں نے ایک فلسطینی کو گولی مار کر زخمی کر دیا۔ دوسری طرف فلسطینی انتظامیہ کے حکام نے اسرائیل کے ان مطالبات کو مسترد کر دیا ہے کہ وہ ان کے خلاف سخت کارروائی کرے۔

○○○

بنگلہ دیش میں ہڑتال اور احتجاج

ہڑتالوں اور احتجاجوں کی سرزمین بنگلہ دیش میں اب اپوزیشن اسی راستے پر چل رہی ہے جس پر چل کر موجودہ حکمران پارٹی نے اقتدار حاصل کیا تھا۔

بنگلہ دیش میں گزشتہ روز حکومت کے خلاف مظاہرے دوسرے دن بھی جاری رہے۔ مختلف جگہوں پر تشدد کے واقعات میں 3۔ افراد ہلاک اور تقریباً 100 زخمی ہو گئے۔ 200 سے زیادہ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس ہڑتال کی اپیل بنگلہ دیش کی بڑی اپوزیشن جماعت یعنی سابق حکمران جماعت بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی کی اپیل پر کی گئی تھی۔ ان ہڑتالوں اور مظاہروں کا مقصد حکومت پر دباؤ ڈال کر اسے مستعفی ہونے پر مجبور کرنا ہے۔

○○○

برما میں مسجد پر پتھراؤ

برما کے حکام نے رنگون میں مسلمانوں کی مسجد پر بودھ فرقے کے افراد کے تازہ حملے کے الزام میں سینکڑوں بودھوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ ان بودھوں نے ملک میں مارشل لاء اور رات کے کرفیوں کے باوجود ایک مسجد پر پتھراؤ کر دیا تھا۔

○○○

اسرائیلی وزیر اعظم کا الزام

اسرائیل کے وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو نے گزشتہ روز سعودی عرب کے سیٹلائٹ ٹیلی ویژن پر ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ تل ابیب کے ایک کیفے میں جمعہ کے روز جو بم دھماکہ ہوا تھا اس کی ذمہ داری فلسطینی صدر یاسر عرفات پر عائد ہوتی ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم نے الزام لگاتے ہوئے اصرار کیا کہ اسرائیل اور فلسطین کے درمیان تعلقات کی خرابی کی ذمہ داری بھی یاسر عرفات پر عائد ہوتی ہے۔ نیتن یاہو نے کہا کہ وہ مشرقی بیت المقدس میں فلسطینی بستی کی تعمیر نہیں روکیں گے اور نہ ہی یاسر عرفات کو مغربی کنارے کے شہر قلقیلیا میں عرب بستی کی تعمیر سے روکیں گے۔

ساری دنیا جانتی ہے کہ مشرق وسطی میں کشیدگی اور تشدد کی تازہ لہر بیت المقدس میں اسرائیلی بستیوں کی تعمیر کے تازہ اسرائیلی منصوبے کے خلاف احتجاج کا نتیجہ ہے مگر اسرائیل کا کہنا ہے کہ یاسر عرفات حماس کو اپنی پر تشدد کارروائیوں سے روکیں ورنہ وہ تشدد کے ذمہ دار قرار دیئے جائیں گے۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

اس وقت گولڈ کوسٹ کہلاتا تھا یعنی ایسا ساحل جہاں سے سونا نکلتا تھا کے ایک سرکردہ احمدی حسن عطاء صاحب ربوہ تشریف لائے تو حضرت امام ثانی نے انہیں خوشخبری دی کہ آپ کی قوم بہت جلد ترقی کر کے قوموں کی صف میں آگے آنیوالی ہے۔ آپنے فرمایا کہ دوسری اقوام کسی نہ کسی وقت اپنے قومی عروج کو حاصل کرتی رہی ہیں۔ کبھی چینی تہذیب پھیلی۔ کبھی ہندی تہذیب اسی طرح کبھی مصری تہذیب۔ لیکن افریقن قوم کو کبھی یہ موقعہ نہیں ملا۔ اب ان کی باری ہے اور اب وہ دنیا میں ترقی کریں گے۔ حضرت امام ثانی جماعت احمدیہ کے ان ریمارکس میں کتنی گہری صداقت پنہاں تھی۔ اس کا اندازہ ہم اب نصف صدی کے بعد آسانی سے کرسکتے ہیں اگرچہ اس وقت اس صداقت کا اظہار کرنا آپ جیسی روحانی شخصیت کا ہی حصہ تھا۔

مغربی استعمار نے سب سے زیادہ افریقہ کو لوٹا ہے۔ اور سب سے زیادہ انہیں دوسروں سے پیچھے رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اب احمدیہ جماعت نے انسانیت کے ناطے اس عظیم خدمت کا بیڑہ اٹھایا ہے کہ اس قوم کے اس نقصان کی تلافی کر کے اسے قوموں کی صف میں صحیح اور باعزت مقام دلایا جائے اس مقصد کے لئے ہماری جماعت نے تعلیمی اور طبی میدانوں میں خاص طور پر اپنے افریقن بھائیوں کی مدد کی ہے۔ اور سینکڑوں سکول اور بیسیوں ہیلتھ سنٹرز اور ہسپتال اس مقصد کے لئے کھولے ہیں۔ اور اس طرح اخلاقی اور مادی ہر طرح ان کی مدد کی ہے۔

○○○

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں
زرعی و سکنی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی
خرید و فروخت کیلئے رجوع کریں
برادرز اسٹیٹ ایجنسی
8۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 8 اپریل 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس-
1-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
2-00 ہومیو پیتھی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
3-00 نارویجین زبان سیکھئے-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- مقابلہ نابینا سوسائٹی-ربوہ (دوبارہ)-
7-00 صبح-اردو کلاس (دوبارہ)-
8-00 نارویجین زبان سیکھئے-(دوبارہ)-
9-00 ہومیو پیتھی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
11-00 پشتو پروگرام-
12-00 دوپہر-تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
12-55 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
1-55 اردو کلاس (دوبارہ)-
2-55 بنگالی پروگرام-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 فرنچ زبان سیکھئے-
5-00 فرام دی آرکائیوز خطبہ-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-(7-12-90)-
6-00 شام-ترجمہ کلام الہٰی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (8-4-97)-
7-00 طبی معاملات-امراض قلب-مہمان ڈاکٹر مسعود الحسن نوری-(ماہر امراض قلب)-
8-00 لقاء مع العرب (نیا)-
9-00 نارویجین زبان سیکھئے-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الہٰی-
11-00 جرمن پروگرام-

بدھ 9-اپریل 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس (نیا)-
1-00 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات-
2-00 ترجمہ کلام الہٰی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (8-4-97 دوبارہ)-
3-00 فرنچ زبان سیکھئے-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الہٰی (دوبارہ)-
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
6-00 طبی معاملات-امراض قلب مہمان-ڈاکٹر مسعود الحسن نوری (ماہر امراض قلب)-
7-00 صبح-اردو کلاس (دوبارہ)-
8-00 فرنچ زبان سیکھئے-
9-00 ترجمہ کلام الہٰی-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-(دوبارہ)-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الہٰی (دوبارہ)-
11-00 روسی پروگرام-
12-00 دوپہر-اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات-
12-55 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
1-55 اردو کلاس (دوبارہ)-
2-55 بنگالی پروگرام-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 عربی زبان سیکھئے-
5-00 افریقن پروگرام-
6-00 شام-ترجمہ کلام الہٰی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (9-4-97)-
7-15 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب-
8-00 لقاء مع العرب (نیا)-
9-00 فرنچ پروگرام-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00 جرمن پروگرام-

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگراموں میں اوقات کی تبدیلی

مورخہ 30- مارچ 1997ء سے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگراموں کے اوقات میں لندن ٹائم میں تبدیلی کی وجہ سے نیا شیڈول طے کیا گیا ہے۔ مارچ کے آخری اتوار سے لندن کا وقت ایک گھنٹہ پیچھے ہو جائے گا جس کی وجہ سے پاکستان اور لندن کے اوقات کا فرق 5 گھنٹے کی بجائے چار گھنٹے رہ جائے گا۔ 4- اپریل سے خطبہ 6 بجے شام کی بجائے 5 بجے شام کو آیا کرے گا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے روزانہ پروگراموں کا نیا شیڈول ذیل کے مطابق ہو گا۔

اتوار شام چھ بجے۔ انگریزی دان دوستوں سے ملاقات (دوبارہ اگلی صبح 9 بجے)

سوموار شام چھ بجے۔ ہومیو پیتھی پرانی کلاس (دوبارہ اگلی صبح 9 بجے)

منگل شام چھ بجے۔ ترجمہ کلام الہٰی کلاس (دوبارہ اگلی صبح 9 بجے)

بدھ شام چھ بجے۔ ترجمہ کلام الہٰی کلاس (دوبارہ اگلی صبح 9 بجے)

جمعرات شام چھ بجے۔ ہومیو پیتھی پرانی کلاس (دوبارہ اگلی صبح 9 بجے)

جمعہ شام 5 بجے۔ خطبہ (دوبارہ رات 1 بجے اور اگلی صبح 11 بجے)

جمعہ شام سوا چھ بجے۔ اردو دان دوستوں سے ملاقات (دوبارہ اگلی صبح 9 بجے)

ہفتہ شام چھ بجے۔ بچوں سے ملاقات (دوبارہ اگلی صبح 9 بجے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 5 - اپریل-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

○ گورنر پنجاب شاہد حامد نے کہا ہے کہ صدر کو آئینی ترمیم کا علم نہیں تھا ان کے مواخذے کی بات نہیں ہوئی نہ ہی وہ استعفیٰ دیں گے۔ وزیر اعظم نے ملاقات کا فیصلہ اپنے طور پر کیا۔ میں وہاں پہلے سے موجود تھا شہباز شریف کو آنا تھا لیکن وہ نہ آسکے۔ صدر لغاری فضل الٰہی نہیں بنے۔ چیف الیکشن کمشنر اور وفاقی پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین کا تقرر اب بھی ان کے اختیار میں ہے۔ تاہم افواج کے سپریم کمانڈر کی حیثیت محض علامتی ہے۔ مارشل لاء کی باتیں درست نہیں۔ انہوں نے کہا آئین کے آرٹیکل 46 کے تحت کابینہ صدر کو اپنے فیصلوں سے آگاہ رکھتی ہے۔ وہ چاہے تو ان پر نظر ثانی کے لئے کہہ سکتا ہے۔

○ آٹا مہنگا ہو کر غائب ہو گیا۔ اگلے 15 روز میں بحران کے مزید سنگین ہونے کا خطرہ ہے۔ عورتوں کی سینہ کوبی کے واقعات ہوئے۔ 20 کلو کا تھیلا 158 روپے کا ہو گیا ساہیوال میں ڈی سی آفس کے سامنے مظاہرہ ہوا۔ ملتان میں منافع خوروں نے گندم 290 روپے من کر دی۔ صوبہ سرحد میں آٹے کا بحران سنگین ہو چکا ہے۔

○ شارجہ کپ میں سری لنکا نے پاکستان کو 19 رنز سے ہرا دیا۔

○ وفاقی وزیر خوراک بیگم عابدہ حسین نے اعتراف کیا ہے کہ حکومت آٹے کی سمگلنگ روکنے میں ناکام رہی ہے۔ سینٹ میں جمعہ کے روز پالیسی بیان دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سرحدوں کے بند ہونے کے باوجود سمگلنگ نہیں رکی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حالیہ بحران سابق حکومت کے وزیر خوراک کی بددیانتی سے پیدا ہوا۔ مخصوص گروپ کو پرمٹ جاری کئے گئے۔ انہوں نے کہا کہ قیمت عالمی سطح پر لائے بغیر آٹے کی سمگلنگ ختم نہیں ہو سکتی۔

○ سینٹ میں 22 سینیٹروں نے آٹے پر بحث میں حصہ لیا۔ سینیٹروں نے کہا کہ جلد ہی چینی کا بحران پیدا ہونے والا ہے۔ حکومت بتائے کہ آٹے کی نقل و حمل پر سے پابندی کیوں اٹھائی گئی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وہ دن دور نہیں جب لغاری کو فارغ کر دیا جائے گا۔ فاروق الحق اپنے کئے کی سزا بھگت رہے ہیں۔ غداروں کا انجام ہمیشہ یہی ہوتا ہے۔ تمام باتوں کو بھلا کر نواز شریف کا ساتھ دینے کا اعلان کرتے ہیں۔ اپنے شہید باپ کی قسم میں نے آصف زرداری کی رہائی یا اسے فرار کروا کر بیرون ملک بھیجنے کے بارے میں نواز شریف سے کوئی خفیہ معاہدہ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ بھٹو کا آئین اصل صورت میں دوبارہ نافذ ہو گیا ہے۔ یہ سعادت نواز شریف کو ملنی تھی۔ کارکن حوصلے بلند رکھیں۔

○ سابق وزیر اعظم اور پاکستان پیپلز پارٹی کے بانی ذوالفقار علی بھٹو کی برسی گڑھی خدا بخش میں منائی گئی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو اور ملک بھر سے آئے ہوئے کارکنوں نے قبر پر چادر چڑھائی اور پھول نچھاور کئے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو اور مرتضیٰ بھٹو کی بیوہ غنویٰ بھٹو نے جلسوں سے خطاب کیا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ حکمران دو تہائی اکثریت کے گھمنڈ میں کسی کو کچھ نہیں سمجھتے۔ بادشاہی مسجد کے پہلو میں حکومتی سرپرستی میں موسیقی کے نام پر فحاشی پھیلائی جا رہی ہے۔

○ گلف نیوز نے لکھا ہے کہ گورنروں کے معاملے میں صدر لغاری نے سخت لہجہ اپنایا تو نواز شریف نے ان کے پر کترنے کا فیصلہ کر لیا۔ صوبائی وزیر سردار ذوالفقار کھوسہ نے کہا کہ صدر کے رویے نے نواز شریف کو صدارتی اختیارات کم کرنے پر مجبور کیا۔ ذوالفقار کھوسہ نے صدارتی اختیارات ختم ہونے پر دوستوں میں مٹھائیاں تقسیم کیں۔

○ آٹے کی قیمت میں 30 روپے فی تھیلا اضافہ ہونے سے روٹی مہنگی ہو گئی ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ہدایت کی ہے کہ پورے صوبے میں دیواریں صاف کر دی جائیں۔ دیواروں پر اشتہارات لکھنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے پنجاب کے گورنر شاہد حامد کو "اوکے" کر دیا ہے۔

○ بھلوال میں 3 کانسٹیبلوں کو گولی مار کر 42 قیدی چھڑا لئے گئے۔ پولیس نے ناکہ بندی کر کے 5 مفرور ملزم دوبارہ گرفتار کر لئے۔

○ بستر پر پڑے کینسر کے مریض سابق بھارتی وزیر اعظم وی پی سنگھ نے اعلان کیا ہے کہ وہ بھارت کا موجودہ سیاسی بحران حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ انہوں نے ہسپتال میں اپنے ساتھیوں سے اور کانگرس کے لیڈروں سے ملاقات کی۔ تامل ناڈو کے سیاستدان مدپانر نے دیوگوڑا کی جگہ وزیر اعظم بننے سے انکار کر دیا ہے۔ بی جے پی نے مخلوط حکومت بنانے کے لئے کانگرس کی پیشکش ٹھکرا دی ہے۔

○ پی آئی اے میں اربوں روپے کی خورد برد کے آٹھ کیس ایف آئی اے کے سپرد کر دیئے گئے۔

○ چنیوٹ میں بینک سے پونے تین لاکھ لوٹ لئے گئے۔ چار ڈاکو موٹر سائیکلوں پر آئے اور اطمینان سے واردات کر کے چلے بنے۔

○ چیئرمین سینٹ وسیم سجاد نے کہا ہے کہ میں زرداری کے معاملے کو ضد کا مسئلہ نہیں بنا رہا۔ میں اپنے موقف پر قائم ہوں۔ بے نظیر دور میں میری رولنگ پر عمل نہ کرانے کے ذمہ دار زرداری اور اعتزاز احسن ہیں۔ مسٹر اعتزاز احسن نے کہا کہ اگر رولنگ پر عمل نہیں ہوا تو یہ زرداری کو سینٹ میں لانے کا جواز نہیں ہے۔

○ ماریشس کے نائب وزیر اعظم سے گفتگو کرتے ہوئے صدر مملکت فاروق لغاری نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر حل کئے بغیر جنوبی ایشیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

خوشخبری

نئے سال کی تمام کتابیں بازار سے بارعایت خریدیں
نیز ربوہ میں سب سے عمدہ 68 گرام آفسٹ پیپر کی بنی ہوئی نہایت خوبصورت کاپیاں مندرجہ ذیل ریٹ پر خرید فرمائیں۔
☆ -/10 روپے والی کاپی -/102 فی درجن
☆ -/12 روپے والی کاپی -/120 فی درجن
☆ -/15 روپے والی کاپی -/144 فی درجن
☆ -/20 روپے والی کاپی -/192 فی درجن
☆ -/25 روپے والی کاپی -/252 فی درجن
☆ -/5 روپے کی کلرڈ والی کاپی 64 صفحوں والی صرف -/45 فی درجن
☆ -/8 روپے کی کلرڈ والی کاپی 96 صفحوں والی صرف -/75 فی درجن
☆ -/10 روپے کی کلرڈ والی کاپی 128 صفحوں والی صرف -/90 فی درجن
(ربوہ میں سب سے پرانے خود کاپیاں بنانے والے)
رؤف بک ڈپو
اقصیٰ روڈ ربوہ فون 212297

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت
سرمد جیولرز
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ
اچھرہ لاہور

تمبر سے جدید اور روایتی زیورات تیار کرائیں
میاں انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون : 213100

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدرٹنکچرز، پوٹینسیاں، بائیوکیمک ادویات رعایتی نرخوں پر، پریکٹیشنرز حضرات کیلئے خصوصی رعایت۔
• سادہ گولیاں • ٹکیاں • شوگر آف ملک • خالی ڈبیاں اور ڈراپرز علاوہ ازیں ہومیوپیتھک کتب بھی دستیاب ہیں۔
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) **کمپنی رجسٹرڈ ربوہ**
فون : 771
فیکس : 212299

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے رابطہ : انعام اللہ
عثمان الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ - بالمقابل جودھامل بلڈنگ
پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون : 7231680-81
7223204 7353105

پریکٹیشنرز کیلئے مسعود اور کینٹ کے بائیوکیمک نمکیات • جرمنی کی خالی شیشیاں دستیاب ہیں۔
فرحت کلینک اینڈ سٹورز (ہومیو)
نزد بیت راجیکی ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے - ۶۰ گرام ۹۰ روپے - ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211435-212435
Fax: (04524) 534

پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں۔
یہ پیشکش محدود مدت کیلئے نیز لیڈیز جیکٹس کی بے شمار ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1
ربوہ
فون :
دوکان : 434
گھر : 211244